NJESR/November2021/Vol-2/Issue-11 DOI-10.53571/NJESR.2021.2.7-14 E- ISSN-2582-5836

فارسی کے چند اہم قلمی نسخوں کا تعارف

(An Introduction of Important Persian Manuscripts)

Dr.Wahid Ahmad

HOD Persian (GDC Sopore)

J&K UT(INDIA)

Email : drwahid100@gmail.com

ایران، ہندوستان، افغانستان، ترک اور دوسرے مما لک میں مخطوطے کتاب، مرقع اور تنگ برگ کی شکل میں موجود ہیں جو بہترین کتابخانوں میں مخطوطہ ہیں ایران کے قومی کتابخانے میں تقریباً دو میلیون مخطوطے موجود ہیں جس میں سے تقریباً ایک میلین فارسی یا عربی زبان میں ہیں۔ ہندوستان اور پاکستان میں تقریباً ۵۰۰ ہزار مخطوطات موجود ہیں۔ اسکے علاوہ ۲۶۰۰ دو ہزار چھے سو نادر اور نفیس مخطوطات فرانس کے قومی کتابخانوں میں محفوظ ہیں۔ اسپین (spain) میں مخطوطات کی اچھی خاصی تعداد موجود ہیں۔

مختلف کتابخانوں نے اپنے اپنے مخطوطات کی مبسوط فہرستیں شائع کی۔ اسطرح تحقیق اور شناسی کا فن پروان چڑھنے لگا۔ مخطوطہ شناسی اور تحقیق کیلئے زبان وادب میں مہارت، موضوع سے پوری مناسبت اور مخطوطہ کے مختلف نسخوں کا علم اور تقابلی مطالعہ لازمی شرط ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ متن کو اصلی اور حقیقی صورت میں پیش کیا جائے اگر وہ قلمی نسخہ ہاتھ آ جائے جو بخط مصنف ہو تو وہ اساسی نسخہ بنایا جا سکتا ہے ورنہ قدیم ترین نسخہ یا مصنف کے ہاتھ سے دستخط کیا ہوا یا مصنف کا تصحیح کیا ہوا نسخے کو اساسی نسخہ بنایا جا سکتا ہے اور پھر تحقیق وتدّوین کیلئے اسی نسخے کو معیار بنایا جائے گا اور وہ باقی نسخوں سے بہترین نسخہ ہوگا۔

محققین نے بے شمار فارسی، عربی مخطوطات کی ''تصحیح وتدوین'' کی ہے اور اُن میں سے اکثر وبیشتر کو زیورِ طبع سے آراستہ کیا ہے اور لا تعداد مخطوطات ابھی بھی کتاب خانوں، محفظ خانوں، عجائب خانوں اور مختلف گھروں میں بند پڑے ہیں جو تحقیق، تدّوین اور ترجمے کے محتاج ہیں۔

Print to PDF without this message by purchasing novaPDF (http://www.novapdf.com/)

Scanned By KagazScanner

تحقیق دراصل متن کوتصویب وتصحیح کے بعد منظر عام پر لانے کا نام ہے اس کام میں متن کے مختلف نسخوں کا تقابلی مطالعہ کرنا پڑھتا ہے اور مختلف رسم الخط پڑھنے میں مہارت حاصل کرنی پڑتی ہے کیونکہ تمام نسخے ایک ہی رسم الخط میں لکھے نہیں ہوتے ہیں پھر ہر عہد کا رسم الخط سے بھی واقفیت ہونی چاہے اگر نسخہ خوش خط نہ ہوتو دشواریوں کے خارزار سے گزرنا پڑتا ہے اور اگر کوئی مخطوطہ خطہ شکستہ، کرم خوردہ، آب خوردہ ہوتو مدّ ون کو بہت سارے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اگر محقق کو مختلف مخطوطات کے متن میں فرق نظر آ گئی یا نسخہ ٴاساسی کا کوئی حصہّ ناقص یا کرم خوردہ ہوتو دوسرے نسخوں سے عبارت کو مکمل کرنا پڑتا ہے اور مشکل، مغلق الفاظ اور اصطلاحات کی تشریح بھی مدّ ون کو پاورقی (footnote) میں لکھنا چاہے۔

تدّ وین بہت محنت اور عرق ریزی کی تحقیق ہے بہت ہی باریک بینی اور دقت نظری کی ضرورت ہے اور محقق کو اس کام میں تمام ذہنی توانائیوں کو بروی کار لانا پڑتا ہے مخطوطہ کسی زبان کا بھی ہو جتنا زیادہ قدیم ہوگا اُس کی اہمیت ہی اُتنی زیادہ ہوگی۔اسی طرح کشمیر کے مختلف کتابخانوں میں مخطوطات کی اچھی خاصی تعداد موجود ہیں تقریباً (۴۵۰۰) ساڑے چار ہزار مخطوطات محفوظ ہیں جو فارسی ،عربی، ہندی اور سانسکرت زبان میں لکھے گئے ہیں ۔آرٹ اینڈ آرکاویز میں تقریباً (۵۰۰۰) پانچ ہزار مخطوطات، ایس۔پی۔ایس میوزیم (S.P.S MUSEUM) لال منڈی سرینگر میں تقریباً (۲۰۰) دوسو سے زائد مخطوطات اور جموں اینڈ کشمیر اکیڈمی آف آرٹ اینڈ لینگویجز سرینگر میں تقریباً (۴۰۰) چارسو سے زائد مخطوطات محفوظ ہیں پیر غلام محمد ساکنہ حال فوراہی کولگام اسلام آباد کے ذاتی کتب خانے میں تقریباً (۵۰) پچاس سے زائد مخطوطات موجود ہیں اور بھی کشمیر کے مختلف کتابخانوں میں ہزاروں کی تعداد میں مخطوطات آج بھی موجود ہیں۔اس کے علاوہ شعبۂ فارسی دانشگاہِ کشمیر کے کتابخانے میں بھی (۵۰) پچاس سے زائد مخطوطات محفوظ ہیں جن میں سے کچھ اہم مخطوطات کا تعارف پیش کیا جاتا ہے۔

نسخہ اول: زبدة الاذکار ہے جس کے مصنف کا نام بابا محمد خضر مقبل کشمیری ہے جو سیرت نبی ﷺ، ذکر اصحاب کبارؓ اور ذکر اہل بیت پر مشتمل ہے مذکورہ نسخہ فارسی منظوم اور عرب نثر اور خطہ نستعلیق مائل بہ خطہ شکستہ میں تحریر کیا گیا ہے جس میں کاغذ کشمیری ،سیاہی سُرخ اور سیاہ استعمال کی گئی ہے چند صفحات کرم خوردہ اور آب خوردہ ہیں ۔جس کے ۹ نسخے اس وقت موجود ہیں جن میں چار نسخے تحقیق واشاعت علامہ اقبال لائبرری یونیورسٹی آف کشمیر کے کتابخانے میں بھی محفوظ ہیں۔یہ نسخہ

Scanned By KagazScanner

۱۲۳۴ھ میں مصنف نے مکمل کیا ہے یہ مخطوطہ ساڑے چار ہزار اشعار پر مشتمل ہے اس کا سائز 12x 14 cm ہے۔ یہ مخطوطہ اول سے آخر تک مکمل اور سالم ہے۔ اس کے ۲۷۶ فولیوز اور ہر صفحہ میں ۱۵ سطور ہیں۔ راقم نے مذکورہ قلمی نسخہ کی ''تصحیح ،تدوین، تحقیق انتقادی اور ترجمہ'' کیا ہے۔ اور دو جلدوں پر مشتمل ہے اس کا ایک جلد شایع ہو چکا ہے دوسرا جلد یعنی ترجمہ پر مبنی ہے اور زیر طبع ہے۔ اس کا ایک نسخہ اکاڈمی آف آرٹ اینڈ لینگویجز، لال منڈی سرینگر میں محفوظ ہے دوسرا نسخہ پیرزادہ محمد اشرف کے کتابخانہ شخصی میں موجود ہے۔ پروفیسر شاد (مرحوم) کے پاس بھی اس کا ایک قلمی نسخہ موجود تھا لیکن اُن کے وفات کے بعد اس نسخہ کا کوئی معلومات نہیں۔

مذکورہ مخطوطہ درجہ ذیل کے اشعار سے آغاز ہوتا ہے

حمدِ بیحد خالقِ افلاک را　　　نور بخش دیدۂ ادراک را

تحفۂ پاک تحیات وسلام　　　بر محمد ﷺ آل واصحاب کرام ۱؎

اختتامیہ اشعار ملاحظہ فرمائے

چشمہ فیضش اگر خوانی نکوست　　　زآنکہ ''عین فیض جاری'' سال اوست

اختتامش چون نمودم برصواب　　　زبدۃ الاذکار شد نام کتاب

باد نازل رحمت حق صبح وشام　　　ناظم وقاری وسامع را مدام ۲؎

نسخہ دوّم: دیوان غوث العظم ہے جس کا مصنف میران شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانیؒ ہے جسمیں کاغذ کشمیری، رنگ زرد، سیاہی سُرخ وسیاہ استعمال کی گئی ہے۔ جو فارسی منظوم، خطہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ اس مخطوطہ کا سائز 15x24cm ہے۔ اس کا کاتب محمد عبداللہ المعروف ملک ہیرا ہے یہ مخطوطہ (۵۶) چھپن صفحات پر مشتمل ہے اور ہر صفحہ میں (۱۵) سطور موجود ہیں۔ تاریخ کتابت نامعلوم لیکن اول تا آخر مکمل ہے۔ یہ اول سے آخر تک مکمل ہے اس مخطوطے کا موضوع وظائف ،ذکر واذکار ہے۔ اس کتاب کے بہت سارے تراجم اردو میں ہو چکے ہیں میری نظر میں پاکستان سے محمد علی چراغ کا ایک اردو ترجمہ موجود ہے اس کے علاوہ کشمیر سے سید امیر محمد شاہ قادری نے اس کا اردو ترجمہ کیا ہے۔ دوران مطالعہ مجھے اس کتاب کا ایک اور قلمی نسخہ ملا جو کہ پیر محمد اشرف، ساکنہ حال عشمقام اسلام آباد میں محفوظ ہے۔ اس کے بعد راقم نے اس کتاب کی''

Scanned By KagazScanner

تحقیق وتدوین'' کرنا مناسب سمجھا اوراس کام کواللہ کے فضل وکرم سے مکمل کیا۔

اس مخطوطہ کا آغاز یوں ہوتا ہے

بی حجابانہ درآ از درِ کاشانہ ما — کہ کسی نیست بجز ورد تو در خانۂ ما

گر بیائی بسر تربت ویرانۂ ما — بینی از خون جگر آب شدہ خانۂ ما ۳ے

اختتام کے اشعار ملاحظہ فرمائے

بطرف گلستان یکرہ درآ و قدر گلشن بشکن — کشیدن درد سرچندین زبُلبُل پیش ازین تا کی

اگر میل غزاداری بیا و قتل محی کن — بکارِ اینچنین نیکو تامل پیش ازین تا کی ۴ے

نسخه سوم: دیوان غزلیات ومثنوی ہے جس کا مصنف سعدالدین نقشبندی ہے یہ نسخہ ۳۶۲ فولیوز یعنی ۷۲۵ صفحات پر مشتمل ہے جوزبان فارسی اور خط نستعلیق میں لکھا گیا ہے چونکہ یہ نسخہ خطی مکمل نہیں ہے اسطرح کا تب اور تاریخ کتابت بھی نامعلوم ہے مذکورہ مخطوطہ کا سائز 12x22cm ہے۔

غزلیات کا آغاز درجہ ذیل اشعار سے ہوتا ہے

بود جان پرون زضعف دل بسی مشکل مرا

بونمیکر دم اگر سیب زنخدان شما

بر نتابد از خضر ہم منت تعمیر را

ہمت رندی کہ باشد خانہ ویران

قطرہ ھای خونمن چونگل گریبان مسدرد

جامہ زیبان از ہوای طوف دانان ۵ے

اس مخطوطے میں عشق کے بارے بے بدل اشعار درج ہیں نمونے کے طور پر ذیل کے اشعار ملاحظہ ہوں

عشق دل چون سوی جانان میکشد

عقل را در زیر فرمان میکشد

Scanned By KagazScanner

شرح نتوان دادن اندر عمرها

آنچه جان از جور جانان کشد

تا کشید از خط مشکین گرد ماه

دل قلم بر صفحہ جان میکشد

غزلیات کا اختتام اس طرح سے ہوتا ہے

بہر اوراز کین بر آوردند	لطف اواز ستم ترا شیدہ اند
دردمندان اوز طبع ملول	لذتی از الم ترا شیدہ اند
کلک واقف بوصف چشم بنان	طرفہ جادو رقم ترا شیدند

مثنوی کا آغاز درجہ ذیل اشعار سے ہوتا ہے

سفر از کوی یار نتوان کرد	ترک یار و دیار نتوان کرد
عقل اگر صد ہزار خیر کند	غیر عشق اختیار نتوان کرد

مثنوی کا اختتام ان اشعار سے ہوتا ہے

بشتاب کہ عمر رفت برباد

دریاب کہ فرصت آنقدر نیست

از باعث غصّہ ام چہ پرسی

بگذار کہ قصّہ مختصر نیست

با آنکہ تو در دلی شب و روز

از حال دلم ترا خبر نیست ۶ے

نسخہ چہارم: اس قلمی نسخہ کا نام معلوم نہیں ہے لیکن اس کا مصنف امیر بابا ہے اسم میں '' میر بابا بتاریخ چہار دہم

Scanned By KagazScanner

جمید الثانی بروز پنج شنبہ ۱۲۵۵ھ میں تولد ہوا، لکھا ہوا ہے یہ مخطوطہ قصائد کا مجموعہ ہے جو ۲۲۰ اوراق پر مشتمل ہیں جس کی زبان فارسی، خطہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے جس میں کاغذ زرد، سیاہی سُرخ اور جلد پوست اہو استعمال کیا گیا ہے بیچ میں چند صفات اور کچھ متن کرم خوردہ اور آب خوردہ ہے۔ فارسی کی چند عبارات حاشیہ پر بھی موجود ہیں۔ کاتب علی محمد، بتاریخ ۲۰ ماہ ربیع الاول ۱۲۶۵ھ بروز یکشنبہ بوقت بامداد (صبح) تولد ہوا۔

اس نسخے کا آغاز درجہ ذیل کے اشعار سے ہوتا ہے اس نسخہ کا سائز 15 x 22 cm ہے

ای خسروی کہ خط نواز راہ اہمام

کوکز ہزار صولت اُنس امان دہد

ہر جا کہ رایت از دریدتر درسود

تقدیر بروسادہ حکمش مکان دہد

پرند چرخ واختر بخت تو نوجوان

آن بہ کہ پیر نوبت حور باجوان

فرہمای سلطنت امرا بود بحق

کش حکم نوب بہ چیز آشیان دہد

مذکورہ نسخہ کا اختتام درجہ ذیل اشعار سے ہوتا ہے

آنکسکہ حکم کرد بطوفان باد وگفت

آسیب آن عمارت کسی کند خراب

تریق یافت از تو اقبال دہد وکس

درنہند آن نشد کہ خطا گفت باصحاب

نسخہ پنجم: ملہمات فارسی جو نظام الدین فوراہی کشمیریؒ ہے یہ مخطوطہ فارسی منظوم، خطہ نستعلیق میں لکھا گیا ہے اس کے ۱۹۵ صفحات اور ہر صفحے میں ۷ اسطور موجود ہیں اس میں کاغذ کشمیری، سیاہی سُرخ اور سیاہ استعمال کی گئی ہے کاتب انا معلوم ہے۔ ورتاریخ کتابت ۱۲۸۰ھ ہے

Scanned By KagazScanner

اس مخطوطہ کا آغاز ان اشعار سے ہوتا ہے

حمد بادا بخالق دو جہان   کہ عیان شد از وہمہ زنہان

خندہ آمیز ہست بیتی چند   ایزد داستانِ او بخند اند

گر سراپا تمام خواندہ شود   از دلش بیخ شرک کندہ شود [7]

اس مخطوطہ کا اختتام ملاحظہ فرمائے

جملہ مقبول اہل نشین باد   آفرینش ز آفرینش باد

ساقی آیمنی کہ روح شاد کند   بغم و ہر خیر یاد کند

بہ نظامی بدہ کہ ناشاد است   دستگیریش کن و کہ افتاد است [8]

نسخہ ششم: راحت الطالبین یہ مخطوطہ حضرت اخواندی صاحب نے تحریر کیا ہے جس کا سائز 22.5x 12.5 cm ہے مذکورہ نسخہ کامل، فارسی نثر اور خطِ نستعلیق میں لکھا گیا ہے۔ ہر صفحہ میں 20 سطور درج ہیں۔ کاغذ کشمیری رنگ زرد استعمال کیا گیا ہے۔ اول سے آخر تک مکمل ہے۔ تاریخ کتاب ۱۳۶۵ھ ماہِ ربیع الثانی ہے تعداد اوراق (۲۳) ہے۔

آغاز درجہ ذیل عبارت فارسی سے ہوتا ہے

" در تعلیم کردن مر مبتدی باید دانست مرمر شد را چون مبتدی در بنام آید اول قرآن مجید بیآموزد تا بحدی ترتیب او کند کہ حفظ نماید۔۔۔" [9]

اختتام اس عبارت سے ہوتا ہے۔

" باین کلمہ اکتفا نماید کہ باالله بحرمت غوث العظم حضرت شیخ حمزہؒ حاجت من روا گردان سیزدہ مرتبہ تکرار کند اگر اسماء حضرت ایشانش واین باو نتواند گرفت بس ھمی کہ گفتہ باشد۔۔۔سورۂ فاتحہ بخواند ھر کہ این نقل بگذارد مخدوم مدطلہ او را کفیل امانش شد " [10]

Scanned By KagazScanner

منابع و مآخذات:

۱۔ زبدۃ الاذکار از بابا خضر محمد مقبل کشمیری، قلمی نسخہ یونیورسٹی آف کشمیر، ایکسیشن نمبر ۲۱۳۳، فولیو۔۱

۲۔ ہمان مآخذ، فولیو۔۱۷۶

۳۔ دیوان غوث العظمؒ از شیخ محی الدین عبد القادر جیلانیؒ، قلمی نسخہ کتابخانہ شخصی ڈاکٹر واحد احمد، ساکنہ حال چکہ کاوسہ بڈگام

، فولیو۔۱

۴۔ ہمان مآخذ، فولیو۔۵۶

۵۔ دیوان غزلیات و مثنوی از سعد الدین نقشبندی، قلمی نسخہ، کتابخانہ شعبہ فارسی دانشگاہ کشمیر، فولیو۔۳

۶۔ ہمان مآخذ، فولیو۔۲۵۷

۷۔ ملہمات فارسی از نظام الدین فوراہی، قلمی نسخہ کتابخانہ شخصی ڈاکٹر واحد احمد، ساکنہ حال چکہ کاوسہ بڈگام، فولیو۔۱

۸۔ ہمان مآخذ، فولیو۔۱۹۵

۹۔ راحت الطالبین از حضرت اخواندی صاحب، قلمی نسخہ کتابخانہ شعبہ فارسی دانشگاہ کشمیر، فولیو۔۱

۱۰۔ ہمان مآخذ، فولیو۔۲۳

Scanned By KagazScanner